عِبادُ الرّحمٰن

# رحمٰن کے بندوں

# کی تیرہ ۱۳ خوبیاں

۱ عبدیت اختیار کرنا
۲ تواضع سے چلنا
۳ گفتگو میں سلامتی
۴ شب بیداری کرنا
۵ جہنم سے پناہ مانگنا
۶ خرچ میں میانہ روی
۷ شرک سے بچنا
۸ قتلِ ناحق سے بچنا
۹ عفت وپاکدامنی اختیار کرنا
۱۰ بے مقصد مجالس سے بچنا
۱۱ لغو کاموں سے بچنا
۱۲ قرآن کریم سے صحیح اثر لینا
۱۳ اہل وعیال کے لئے دعائیں کرنا

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

www.sukkurvi.com

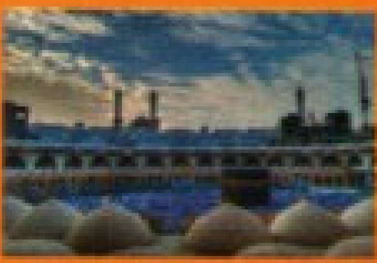
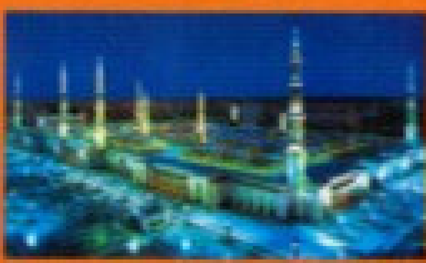
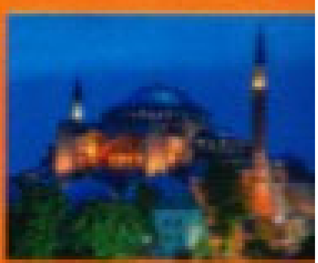

مکتبۃ الاسلام کراچی

رحمٰن کے بندوں
کی تیرہ خوبیاں

www.sukkurvi.com

# صفات عباد الرحمٰن

www.sulturvi.com

عِبَادُ الرَّحْمٰن

# رحمٰن کے بندوں کی تیرہ ۱۳ خوبیاں

① عبدیت اختیار کرنا
② تواضع سے چلنا
③ گفتگو میں سلامتی
④ شب بیداری کرنا
⑤ جہنم سے پناہ مانگنا
⑥ خرچ میں میانہ روی
⑦ شرک سے بچنا
⑧ قتلِ ناحق سے بچنا
⑨ عفت وپاکدامنی اختیار کرنا
⑩ بے مقصد مجالس سے بچنا
⑪ لغویات سے بچنا
⑫ قرآن کریم سے صحیح اثر لینا
⑬ اہل وعیال کے لئے دعائیں کرنا

www.sukkurvi.com

افادات

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
استاذ الحدیث ومفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

حقوق طبع محفوظ

باہتمام : شاہد محمود

ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا کراچی

موبائل : 0300-8245793
ای میل : maktabatulislam@gmail.com
ویب سائٹ : www.maktabatulislam.com

www.sukkurvi.com

ملنے کا پتہ

ادارۃ المعارف کراچی
احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی

موبائل : 0300- 2831960
فون : 021- 35123161 ، 021- 35032020
ای میل : ilmaarif@live.com

# فہرستِ عنوانات


| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|
| عبادُ الرحمٰن کی ۱۳ رخوبیاں | ۱۱ |
| عبادُ الرحمٰن کا لقب | ۱۴ |
| عبادُ الرحمٰن کہنے کی وجہ | ۱۵ |
| عبادُ الرحمٰن کی خوبیاں بیان کرنے کا مقصد | ۱۶ |
| رحمٰن کے بندوں کی تیرہ (۱۳) خوبیوں کا اجمالی خاکہ | ۱۷ |
| تیرہ خوبیوں کا خلاصہ پانچ باتیں | ۱۸ |
| عبادُ الرحمٰن کی پہلی خوبی — عبدیت اختیار کرنا | ۲۲ |
| ''عبدیت'' سب سے اونچا مقام ہے | ۲۳ |
| عبادُ الرحمٰن کی دوسری خوبی — تواضع سے چلنا | ۲۴ |
| تواضع اچھے اخلاق کی بنیاد ہے | ۲۵ |
| حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی تواضع | ۲۶ |


www.sukhurvi.com

- آنحضرت ﷺ کی چال مبارک کی خوبیاں............... ۲۶
- تین چیزیں بڑی ہیں.......................... ۲۹

عبادُ الرحمٰن کی تیسری خوبی
گفتگو میں سلامتی ۳۰

- آداب معاشرت کا حاصل ........................ ۳۱

عبادُ الرحمٰن کی چوتھی خوبی
شب بیداری کرنا ۳۲

- خصوصیت کے ساتھ رات کے ذکر کی وجہ ................ ۳۴
- تہجد پڑھنا بلا حساب جنت میں جانے کا ذریعہ ہے ........ ۳۴
- تہجد کی نماز نیک لوگوں کا طریقہ اور مغفرت کا ذریعہ ہے ..... ۳۶
- تہجد کی کتنی رکعات ہیں؟......................... ۳۶
- تہجد کا وقت............................... ۳۷

عبادُ الرحمٰن کی پانچویں خوبی
جہنم سے پناہ مانگنا ۳۸

- عبادت کے بعد استغفار کی وجہ ..................... ۳۹
- خوف خدا کے درجات.......................... ۴۰
- جہنم سے پناہ مانگنے کا اہتمام ..................... ۴۱


www.Sukurvi.com

عبادُ الرحمٰن کی چھٹی خوبی
خرچ میں میانہ روی ۴۱

- اسراف کے معنی ...................... ۴۲
- اِقتار کے معنی ...................... ۴۳
- خرچ میں میانہ روی کے فوائد ...................... ۴۴
- راحت وآرام کیلئے زیادہ پیسے خرچ کرنا ...................... ۴۵
- لباس کے درجات ...................... ۴۵

عبادُ الرحمٰن کی ساتویں خوبی
شرک سے بچنا ۴۶

- شرک کی اقسام ...................... ۴۷

عبادُ الرحمٰن کی آٹھویں خوبی
قتلِ ناحق سے بچنا ۴۸

عبادُ الرحمٰن کی نویں خوبی
عفت و پاکدامنی اختیار کرنا ۴۹

- زنا کی سزا ...................... ۵۰
- زنا کے مقدمات بھی حرام ہیں ...................... ۵۱
- شرک، ناحق قتل اور زنا کا وبال ...................... ۵۱

گناہوں کو نیکیوں سے بدلنے کا مطلب ........................ ۵۲

سچی توبہ کی شرائط ........................ ۵۳

اہلِ ایمان کی توبہ ........................ ۵۴

عِبادُ الرحمٰن کی دسویں خوبی — بے مقصد مجالس سے بچنا ۵۴

آیت کی پہلی تفسیر ........................ ۵۵

دوسری تفسیر ........................ ۵۶

عِبادُ الرحمٰن کی گیارہویں خوبی — لغو کاموں سے بچنے کی کوشش کرنا ۵۶

لغو کی تعریف ........................ ۵۶

شرافت کے ساتھ گزر جانے کا مفہوم ........................ ۵۷

عِبادُ الرحمٰن کی بارہویں خوبی — قرآن کریم سے صحیح اثر لینا ۵۸

عِبادُ الرحمٰن کی تیرہویں خوبی — اہل وعیال کے لئے دعائیں کرنا ۵۹

تربیتِ اولاد میں کوتاہی ........................ ۶۰

متقیوں کا امام بنانے کا مطلب ........................ ۶۱


www.sukkurvi.com

- عبادُ الرحمٰن کا پہلا انعام ........ ۶۲
- عبادُ الرحمٰن کا دوسرا انعام ........ ۶۳
- آخری آیت میں مسلمانوں کو خطاب ........ ۶۴
- آخری آیت میں کافروں کو خطاب ........ ۶۵
- عبادت کو اپنا کمال نہ سمجھیں ........ ۶۵


www.sukkurvi.com

نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه

ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا

من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له

ونشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له

ونشهد أن سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله

صلى الله تعالى عليه وعلى آله وأصحابه أجمعين

www.sutkurvi.com

# عبادالرحمٰن کی ۱۳ر خوبیاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ
وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ
يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ
بَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا . اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا
خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ
سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ
جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ

www.sukkurvi.com

مُقَامًا ﴿۶۶﴾ وَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَ لَمْ یَقْتُرُوْا وَ كَانَ
بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿۶۷﴾ وَ الَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ
وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا
یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ﴿۶۸﴾ یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ
عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ
وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۷۰﴾ وَمَنْ تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ
یَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿۷۱﴾ وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَ اِذَا
مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿۷۲﴾ وَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ
لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّ عُمْیَانًا ﴿۷۳﴾ وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا
هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ
اِمَامًا ﴿۷۴﴾ اُولٰٓئِكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَ یُلَقَّوْنَ فِیْهَا
تَحِیَّةً وَّ سَلٰمًا ﴿۷۵﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ
مُقَامًا ﴿۷۶﴾ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ
كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ یَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾

(سورۃ الفرقان: آیت نمبر ۶۳ تا ۷۷)

www.sukkurvi.com

ترجمہ

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں، اور جب جاہل لوگ اُن سے (جاہلانہ) خطاب کرتے ہیں تو وہ سلامتی کی بات کہتے ہیں۔○ اور جو راتیں اس طرح گزارتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے آگے (کبھی) سجدے میں ہوتے ہیں، اور (کبھی) قیام میں۔○ اور جو یہ کہتے ہیں کہ: (اے) ہمارے پروردگار! جہنم کے عذاب کو ہم سے دُور رکھیے۔ حقیقت یہ ہے کہ اُس کا عذاب وہ تباہی ہے جو چمٹ کر رہ جاتی ہے۔○ یقیناً وہ کسی کا مستقر اور قیام گاہ بننے کے لئے بدترین جگہ ہے۔○ اور جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں، نہ تنگی کرتے ہیں، بلکہ اُن کا طریقہ اس (کمی وبیشی) کے درمیان اعتدال کا طریقہ ہے۔○ اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی بھی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے، اور جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرمت بخشی ہے، اُسے ناحق قتل نہیں کرتے، اور نہ وہ زنا کرتے ہیں۔ اور جو شخص بھی یہ کام کرے گا، اُسے اپنے گناہ کے وبال کا سامنا کرنا پڑے گا۔○ قیامت کے دن اُس کا عذاب بڑھا بڑھا کر دُگنا کردیا جائے گا، اور وہ ذلیل ہو کر اُس عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔○ ہاں مگر جو کوئی توبہ کرلے، ایمان لے آئے، اور نیک عمل کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کردیں گے، اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والے، بڑے مہربان ہیں۔○ اور جو کوئی توبہ کرتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف ٹھیک لوٹ آتا ہے۔○ اور (رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو ناحق کاموں میں

www.sukkurvi.com

شامل نہیں ہوتے، اور جب کسی لغو چیز کے پاس سے گذرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گذر جاتے ہیں۔ ○ اور جب انہیں اپنے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ان پر بہرے اور اندھے بن کر نہیں گرتے ○ اور جو (دعا کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ: "(اے) ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادے۔" ○ یہ لوگ ہیں جنہیں اُن کے صبر کے بدلے جنت کے بالا خانے عطا ہوں گے، اور وہاں دعاؤں اور سلام سے اُن کا استقبال کیا جائے گا۔ ○ وہ وہاں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ کسی کا ٹھکانا اور قیام گاہ بننے کے لئے وہ بہترین جگہ ہے۔ ○ (اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ: "میرے پروردگار کو تمہاری ذرا بھی پروا نہ ہوتی، اگر تم اُس کو نہ پکارتے۔ اب جبکہ (اے کافرو!) تم نے حق کو جھٹلا دیا ہے تو یہ جھٹلانا تمہارے گلے پڑ کر رہے گا۔" ○

(آسان ترجمۂ قرآن بتصرف)

www.sukkurvi.com

## عِبادُ الرحمٰن کا لقب

میرے قابل احترام بزرگو!

یہ سورۂ الفرقان کے آخری رکوع کی پندرہ آیات ہیں، ان آیات میں اللہ جل شانہٗ نے رحمٰن کے بندوں یعنی اپنے خاص خاص مقبول اور محبوب بندوں کی تیرہ (۱۳) خوبیاں ذکر فرمائی ہیں اور انہیں "عِبادُ الرحمٰن" کا لقب عطا فرمایا ہے جو ان مخصوص اور محبوب بندوں کیلئے بہت بڑا اعزاز اور بہت بڑا

اکرام ہے۔ اور جن اہلِ ایمان میں یہ تیرہ خوبیاں پائی جائیں گی، انہیں اللہ تعالیٰ جنت میں بالاخانے عطا فرمائیں گے جو عام اہلِ جنت کو ایسے نظر آئیں گے جیسے زمین والے آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہیں، اور انہیں یہ اعزاز بھی حاصل ہوگا کہ فرشتے اُن کو مبارکباد دیں گے اور سلام کریں گے۔

## عِبادُ الرحمٰن کہنے کی وجہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے ذاتی نام اور ننانوے صفاتی ناموں میں سے صفتِ رحمٰن کی طرف اپنے ان بندوں کی نسبت فرمائی ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ "عِبادُاللہ" بھی فرما سکتے تھے، "عبادُ الرحیم" بھی فرما سکتے تھے، "عِبادُ الغفار" بھی فرما سکتے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء الحسنیٰ میں سے "رحمٰن" کی طرف ان کو منسوب فرمایا ہے کہ وہ رحمٰن کے بندے ہیں، جس میں دو باتوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے:۔

پہلی بات یہ کہ ان مخصوص بندوں میں جو کمالات اور خوبیاں ہیں یہ خاص اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اللہ تعالیٰ کے رحمٰن ہونے کی وجہ سے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کی طرف متوجہ ہوئی جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص بندے بن گئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہوتا، جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوتا ہے، پہلے اللہ تعالیٰ کی توفیق ہوتی ہے پھر بندہ قدم اٹھاتا ہے اور آگے بڑھتا ہے، یہاں تک کہ منزل تک

www.sukurvi.com

پہنچ جاتا ہے۔ کسی کا بہت پیارا شعر ہے ۔

میری طلب بھی کسی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں ہیں اٹھائے جاتے ہیں

○

دوسرے اس طرف اشارہ ہے کہ ان محبوب و مقبول بندوں میں جو بھی اوصاف اور خصوصیات ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمٰن کا مظہر ہونی چاہئیں، یعنی اُن میں صفتِ رحمت غالب ہونی چاہئے، اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بننے کیلئے ضروری ہے کہ دلوں میں سختی نہ ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرح طبیعت میں نرمی ہو، شفقت و رحمت ہو، تاکہ گھر والوں کیلئے بھی رحمت بنیں اور معاشرے کیلئے بھی رحمت بنیں۔ اگر کبھی کسی مصلحت کی وجہ سے عارضی طور پر سختی کی نوبت آجائے تو وہ بوقتِ ضرورت اور بقدرِ ضرورت ہو۔

## عِبادُ الرحمٰن کی خوبیاں بیان کرنے کا مقصد

ان خوبیوں کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم سب وہ خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں، اور اسی نیت سے قرآن کریم کی ان آیات کو پڑھیں اور سمجھیں کہ ہمارے اندر یہ اچھی اچھی خوبیاں پیدا ہوجائیں، تاکہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے مقبول و محبوب بندوں میں شامل ہوسکیں، اور ان

www.sukkurvi.com

بندوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے جس اجر وثواب کا وعدہ فرمایا ہے وہ ہمیں بھی نصیب ہو۔ لہٰذا ان خوبیوں کو یاد کرنے کی کوشش کریں اور ان پر عمل کرنے کیلئے محنت کریں، ان پر عمل کرنا کوئی مشکل نہیں ہے، ہمارے اختیار میں ہے، ہاں اللہ تعالیٰ سے اپنے اندر ان خوبیوں کے پیدا ہونے کی خوب گڑگڑا کر دعا مانگیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر یہ خوبیاں پیدا نہیں ہوسکتیں۔ پہلے ہی قدم پر اللہ تعالیٰ شانہٗ کی طرف متوجہ ہوکر گڑگڑا کر دعا کریں کہ اے اللہ! یہ تیرہ (۱۳) خوبیاں ہمارے اندر بھی پیدا فرمادیجئے اور ان پر عمل کرنے والا بنا دیجئے، تاکہ ہم بھی عِبادُالرحمٰن کی جماعت میں شامل ہوجائیں۔

## رحمٰن کے بندوں کی تیرہ (۱۳) خوبیوں کا اجمالی خاکہ

عِبادُالرحمٰن کی تیرہ خوبیاں یہ ہیں:۔

(۱)... عبدیت کا ہونا، یعنی اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونا۔

(۲)... زمین پر تواضع کے ساتھ چلنا۔

(۳)... گفتگو میں سلامتی ہونا۔

(۴)... شب بیداری اور تنہائی میں عبادت کا اہتمام کرنا۔

(۵)... جہنم سے بچنے کیلئے دُعائیں کرنا۔

(۶)... مال خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرنا۔

(۷)... شرک اور شرکیہ اعمال سے بچنا۔

www.sukkurvi.com

(۸)... ناحق قتل کرنے سے بچنا۔

(۹)... زنا اور متعلقاتِ زنا سے دُور رہنا۔

(۱۰)... جھوٹ اور لغو و باطل مجلس میں شریک نہ ہونا۔

(۱۱)... لغو اور بیہودہ کاموں سے بچنے کی کوشش کرنا۔

(۱۲)... قرآنی آیات کو اہتمام سے سمجھنا اور اس معاملہ میں اندھے

بہرے بننے سے بچنا۔

(۱۳)... اپنی بیوی بچوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنا۔

## تیرہ خوبیوں کا خلاصہ پانچ باتیں

ان تیرہ خوبیوں کا اگر خلاصہ نکالا جائے تو وہ پانچ باتیں ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

(۱)... عباد الرحمن یعنی رحمٰن کے بندے عقائد کے اعتبار سے بالکل صحیح اور سچے پکے ہوتے ہیں۔

یعنی وہ اللہ جل شانہٗ پر ایمان رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں، پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں، فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں، آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، تقدیر کو مانتے ہیں کہ دنیا میں جو کچھ اچھا یا بُرا ہوتا ہے سب تقدیر کے مطابق ہوتا ہے، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر یقین اور ایمان رکھتے ہیں، بالخصوص نبی کریم ﷺ کے آخری پیغمبر ہونے کو

www.sukkurvi.com

مانتے ہیں اور اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حاصل یہ کہ اُن کے عقائد اہل سنت والجماعت والے عقائد ہیں، جو درحقیقت حضرات صحابۂ کرامؓ کے عقائد تھے جن کا خلاصہ تین باتیں ہیں: توحید، رسالت اور معاد۔

(۲)... ان کے ذاتی اعمال اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوتے ہیں۔

یعنی وہ اپنے اعمال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور پوری طرح تابع دار ہوتے ہیں۔ ذاتی اعمال دو قسم کے ہیں:۔

(۱)... بعض اعمال وہ ہیں جن کا تعلق جسم سے ہے، جیسے نماز، روزہ، تلاوت وتسبیح، درود وسلام اور ذکر وغیرہ، ان میں وہ کوئی کوتاہی نہیں کرتے، نہ نماز میں، نہ روزے میں، نہ کسی اور بدنی عبادت میں۔

(۲)... بعض اعمال وہ ہیں جن کا تعلق مال سے ہے جیسے زکوۃ وخیرات، فطرہ، قربانی، قَسم کا کفارہ وغیرہ۔ وہ سب اعمال ٹھیک اپنے وقت پر ادا کرتے ہیں، زکوۃ کی ادائیگی میں سستی نہیں کرتے، اپنے مال کا مکمل حساب کرتے ہیں پھر مستحقین کو تلاش کرکے زکوۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہیں وغیرہ۔ حاصل یہ کہ دونوں قسم کی عبادات میں وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق عمل کرتے ہیں اور ان کی زندگی عین شریعت کے مطابق ہوتی ہے۔

(۳)... اُن کی معاشرت اور لوگوں سے اُن کا تعلق اللہ تعالیٰ اور اُس کے

www.sukkurvi.com

رسول ﷺ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔

معاشرت گھر سے شروع ہوتی ہے جہاں انسان رہتا ہے اور پوری دنیا سے اس کا تعلق ہے، شادی سے پہلے ماں باپ، بہن بھائیوں کے ساتھ تعلق ہوتا ہے، جب شادی ہو جاتی ہے تو بیوی آجاتی ہے، پھر بچے ہوجاتے ہیں، پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں ہوجاتی ہیں، ان سب کے ساتھ اچھا سلوک اور اچھا تعلق ہوتا ہے۔ گھر والوں کے علاوہ پڑوسیوں کے ساتھ بھی، رشتے داروں کے ساتھ بھی، عزیز و اقارب کے ساتھ بھی، تمام مسلمانوں بلکہ ہر انسان کے ساتھ ان کا تعلق، رہن و سہن اور برتاؤ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے، وہ کسی ناجائز اور خلاف شریعت بات پر عمل نہیں کرتے، بلکہ معاشرت کے متعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی جو تعلیمات اور ہدایات موجود ہیں اُن پر پوری طرح عمل کرتے ہیں، اور ان تعلیمات کا حاصل یہ ہے کہ اپنے کسی قول، فعل اور طرز عمل سے ناحق کسی کو ادنیٰ تکلیف نہ پہنچے۔

یہ بات ایسی ہے کہ بہت ہی کم لوگ اس کا اہتمام کرتے ہیں، اکثر و بیشتر لوگ اس میں ناکام ہو جاتے ہیں، یوں تو وہ تہجد گذار ہوں گے، اشراق وچاشت کے پابند ہوں گے لیکن معاشرت میں ایسے ایسے گناہوں کا ارتکاب کریں گے کہ الامان والحفیظ۔

(۴)... دن اور رات میں اُن پر عبادت کا غلبہ ہوتا ہے۔

www.sukkurvi.com

مانتے ہیں اور اس پر یقین رکھتے ہیں۔ حاصل یہ کہ اُن کے عقائد اہلِ سنت والجماعت والے عقائد ہیں، جو درحقیقت حضرات صحابۂ کرامؓ کے عقائد تھے جن کا خلاصہ تین باتیں ہیں: توحید، رسالت اور معاد۔

(۲)... ان کے ذاتی اعمال اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوتے ہیں۔

یعنی وہ اپنے اعمال میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے غلام اور پوری طرح تابع دار ہوتے ہیں۔ ذاتی اعمال دو قسم کے ہیں:-

(۱)... بعض اعمال وہ ہیں جن کا تعلق جسم سے ہے، جیسے نماز، روزہ، تلاوت وتسبیح، درود وسلام اور ذکر وغیرہ، ان میں وہ کوئی کوتاہی نہیں کرتے، نہ نماز میں، نہ روزے میں، نہ کسی اور بدنی عبادت میں۔

(۲)... بعض اعمال وہ ہیں جن کا تعلق مال سے ہے جیسے زکوٰۃ وخیرات، فطرہ، قربانی، قَسم کا کفارہ وغیرہ۔ وہ سب اعمال ٹھیک اپنے وقت پر ادا کرتے ہیں، زکوٰۃ کی ادائیگی میں سستی نہیں کرتے، اپنے مال کا مکمل حساب کرتے ہیں پھر مستحقین کو تلاش کرکے زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرتے ہیں وغیرہ۔ حاصل یہ کہ دونوں قسم کی عبادات میں وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق عمل کرتے ہیں اور ان کی زندگی عین شریعت کے مطابق ہوتی ہے۔

(۳)... اُن کی معاشرت اور لوگوں سے اُن کا تعلق اللہ تعالیٰ اور اُس کے

www.sukkurvi.com

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اپنی دنیا کی کوئی ضرورت پوری نہیں کرتے، بلکہ وہ حلال تجارت بھی کرتے ہیں، ملازمت بھی کرتے ہیں، لیکن ساتھ ساتھ غلبہ ان کے اوپر عبادت کا ہوتا ہے۔ان کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی فکر ہوتی ہے، رات دن وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اور اس کی تابعداری میں لگے رہتے ہیں، یہاں تک کہ "رات" جو عام طور سے سونے کے لیے بنائی گئی ہے اس میں بھی تہجد پڑھتے ہیں، کبھی رکوع میں ہوتے ہیں، کبھی سجدے میں ہوتے ہیں اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو کر رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔

(۵)... آخری بات یہ کہ خوف خدا ان میں اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ اس کی وجہ
سے وہ گناہوں سے ایسے بچتے ہیں جیسے انگاروں سے بچا جاتا ہے، یا
جیسے سانپ بچھو اور دوسری موذی چیزوں سے بچتے ہیں۔

یعنی ان میں خوف خدا اس قدر بھرا ہوا ہوتا ہے کہ گناہ کی باتوں سے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے دور رہتے ہیں، ظاہر کے گناہوں سے بھی اپنے آپ کو بچاتے ہیں، باطنی گناہوں سے بھی اپنے آپ کو بچاتے ہیں، خود بھی اس کا اہتمام کرتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کی اصلاح کیلئے بھی فکر مند رہتے ہیں۔

یہ ان تیرہ خوبیوں کا لب لباب اور خلاصہ ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کو

www.sulkurvi.com

اپنانے کی توفیق عطاء فرمائے۔

اَب ذیل میں ان خوبیوں کی کچھ تشریح بیان کی جاتی ہے۔

## عِبادُ الرحمٰن کی پہلی خوبی

### عبدیت اختیار کرنا

ان آیات میں عِبادُ الرحمٰن کی سب سے پہلی خوبی یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ:-

عِبَادُ الرَّحْمٰن ہیں یعنی رحمٰن کے بندے ہیں۔

غرضیکہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔ ''عِباد''عبد کی جمع ہے، اور ''عبد'' کے معنیٰ ''بندے'' کے آتے ہیں۔ پہلے زمانے میں جب غلام باندیوں کا دور ہوتا تھا اُس وقت اگر کوئی شخص کسی دوسرے کی ملکیت ہوتا تو اُسے ''عبد'' کہتے تھے، اور اُس کا وجود اور اس کے تمام اختیارات اور سارے کام اُس کے مالک کے حکم کے تابع ہوتے تھے، مالک اور آقا جو کہتا تھا غلام وہی کرتا تھا، اور جس کام سے منع کرتا اُس سے باز رہتا تھا، جہاں مالک بٹھاتا وہ بیٹھ جاتا، جہاں سلاتا وہیں سو جاتا، جو کھلاتا کھا لیتا، جو پہناتا وہ پہن لیتا، جو کام بتاتا وہ کرتا، اور جو کام نہیں بتاتا وہ نہیں کرتا، گویا ہر طرح سے وہ اپنے آقا کے اختیار میں ہوتا تھا، اُس کا اپنا کوئی اختیار نہیں ہوتا تھا، یہاں تک کہ آقا اگر وہ غلام کسی کو ہبہ کر دے تب بھی غلام کچھ بول نہیں سکتا تھا، کسی کو بیچ دے تب بھی کچھ نہیں بول سکتا تھا۔ اِسی طرح رحمٰن کے بندوں کی صفتِ

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اپنی دنیا کی کوئی ضرورت پوری نہیں کرتے، بلکہ وہ حلال تجارت بھی کرتے ہیں، ملازمت بھی کرتے ہیں، لیکن ساتھ ساتھ غلبہ ان کے اوپر عبادت کا ہوتا ہے۔ان کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی فکر ہوتی ہے، رات دن وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اور اس کی تابعداری میں لگے رہتے ہیں، یہاں تک کہ "رات" جو عام طور سے سونے کے لیے بنائی گئی ہے اس میں بھی تہجد پڑھتے ہیں، کبھی رکوع میں ہوتے ہیں، کبھی سجدے میں ہوتے ہیں اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو کر رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔

(۵)... آخری بات یہ کہ خوف خدا اُن میں اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ گناہوں سے ایسے بچتے ہیں جیسے انگاروں سے بچا جاتا ہے، یا جیسے سانپ بچھو اور دوسری موذی چیزوں سے بچتے ہیں۔

یعنی ان میں خوف خدا اس قدر بھرا ہوا ہوتا ہے کہ گناہ کی باتوں سے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے دور رہتے ہیں، ظاہر کے گناہوں سے بھی اپنے آپ کو بچاتے ہیں، باطنی گناہوں سے بھی اپنے آپ کو بچاتے ہیں، خود بھی اس کا اہتمام کرتے ہیں اور اپنے اہل و عیال کی اصلاح کیلئے بھی فکر مند رہتے ہیں۔

یہ ان تیرہ خوبیوں کا لُبِ لباب اور خلاصہ ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں ان کو

www.sukkur.com

عبدیت کا تقاضا یہ ہے کہ بالکل یہی کیفیت ہونی چاہیے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہونی چاہیے، اس لیے کہ غلام کا مالک انسان ہے اور وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کے مالک بنانے سے غلام کا مالک بنا ہے، براہ راست نہیں، جبکہ ہم بذاتِ خود اللہ تعالیٰ کے مملوک ہیں، حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہمارے مالک ہیں، ہمارے خالق ہیں، ہمارے پیدا کرنے والے ہیں، ہماری ہر مرضی ان کے تابع ہونی چاہیے، ہماری ہر خواہش ان کے حکم کے ماتحت ہونی چاہیے۔ یہ مطلب ہے ''عبد'' ہونے کا کہ بس وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور غلام ہیں، ان کی اپنی کوئی خواہش نہیں، جو خواہش ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہوتی ہے، یہ بندے ہر وقت اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کے لیے تیار رہتے ہیں، ان کی دن بھر کی مصروفیات اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہوتی ہیں۔

## ''عبدیت'' سب سے اونچا مقام ہے

یہ بہت اہم اور بنیادی خوبی ہے، باقی تمام خوبیوں کا دار و مدار اسی پر ہے، اسی کو صوفیاء کرام کی اصطلاح میں ''مقام عبدیت'' کہتے ہیں جو تمام مقامات میں سب سے اونچا مقام ہے، کیونکہ اس میں آدمی اپنی مرضی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی میں فنا کر دیتا ہے، اور اپنی تمام خواہشات کو ختم کر کے اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلے پر راضی رہتا ہے۔ اور جب عبدیت کا یہ مقام حاصل ہو جائے تو پھر آدمی کا کھانا پینا، چلنا پھرنا، سونا اور رزق کمانا غرض اس کی ہر چیز

www.sukkurvi.com

عبادت بن جاتی ہے اور وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت میں رہتا ہے۔ حضرت حکیم محمد ابراہیم رزمیؒ کے چند اشعار عبدیت کی خوب ترجمانی کرتے ہیں ۔

یہ دل پامال ہو یا زیست کا پیمانہ بھر جائے
مگر ہر سانس میرا آپ کے در پہ گزر جائے
ازل سے پی کر آئے ہیں ابد تک مست رہنا ہے
نہیں یہ وہ نشہ جو ترشیٔ غم سے اُتر جائے
اسی میں عافیت ہے جس کو سودا ہو محبت کا
کہ اُن کے آستانِ ناز پہ سر رکھ کر مر جائے

لہٰذا ہم سب یہ نیت کریں کہ ان شاء اللہ اس صفتِ عبدیت کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائے، آمین!

## عبادُ الرحمٰن کی دوسری خوبی

### تواضع سے چلنا

ان آیات میں دوسری خوبی اللہ جل شانہٗ نے یہ بیان فرمائی کہ رحمٰن کے بندے ایسے ہیں :-

الَّذِينَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا ...إلخ

ترجمہ

جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔

www.sukkurvi.com

دوسری خوبی ان میں یہ ہے کہ وہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں۔ لفظ "هَوْن" کے معنیٰ "تواضع، وقار، سکون اور عاجزی" کے آتے ہیں، یعنی جب وہ چلتے ہیں تو ان کی چال میں عاجزی اور انکساری ہوتی ہے۔ تکبر کرنے والوں کی طرح اکڑ کر اور سینہ تان کر نہیں چلتے۔ اِسی طرح وہ متکبرانہ انداز سے قدم نہیں رکھتے اور نہ ہی تکلف کر کے مریضوں کی طرح بہت آہستہ چلتے ہیں، بلکہ اُن کی چال میں اعتدال ہوتا ہے اور وہ سُنت طریقہ کے مطابق قدم جما کر چلتے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی اپنی چال اعتدال میں رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، اور اکڑ کر چلنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ خلاصہ یہ کہ رحمٰن کے بندے زمین پر اعتدال کے ساتھ سکون و اطمینان سے چلتے ہیں، اُن کی چال میں تکبر نہیں ہوتا، اور نہ بتکلف تقویٰ کا اظہار ہوتا ہے، بلکہ ان کے مزاج میں عاجزی ہوتی ہے جو اُن کی چال میں بھی نظر آتی ہے۔

## تواضع اچھے اخلاق کی بنیاد ہے

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ تمام کمالات اور اچھے اچھے اخلاق کی جڑ اور بنیاد "تواضع" ہے، جب کسی شخص کے دل میں تواضع پیدا ہوجائے تو اس کے سارے جسم میں عاجزی نظر آئے گی، اس کی گفتگو میں بھی عاجزی پائی جائے گی اور اس کے بولنے میں بھی، چلنے میں بھی، اٹھنے بیٹھنے میں بھی، لیٹنے میں بھی، غرض ہر کام میں عاجزی ہی عاجزی نظر آئے گی۔

www.sukkurvi.com

## حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی تواضع

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جو ہمارے سلسلے کے "سید الطائفہ" کہلاتے ہیں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ ہیں، اُن پر اللہ تعالیٰ کے استحضار کا غلبہ اس قدر تھا کہ جب بستر پر سونے کیلئے لیٹتے تو پاؤں نہیں پھیلاتے تھے، بلکہ پاؤں سکیڑ کر لیٹتے تھے، ایک مرتبہ حضرت کے خادم خاص نے اس کے بارے میں پوچھ لیا کہ حضرت! میں نے آپ کو کبھی پاؤں پھیلا کر سوتے ہوئے نہیں دیکھا، جب بھی آپ سوتے ہیں یا لیٹتے ہیں تو پاؤں سکیڑ لیتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا: کیا غلام اپنے آقا کے سامنے پاؤں پھیلاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ میرے آقا ہیں اور ہر وقت میرے سامنے ہیں، اور میں ان کا ایک ادنیٰ غلام ہوں، میں کیسے ان کے سامنے پاؤں پھیلا کر سو جاؤں؟ اللہ اکبر! یہ ان بزرگوں کا استحضار تھا اور عاجزی تھی۔

## آنحضرت ﷺ کی چال مبارک کی خوبیاں

حضور اقدس ﷺ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا سب تواضع کے ساتھ ہوتا تھا، آپ سب تواضع کرنے والوں کے امام ہیں لہٰذا جو اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص بندہ بننا چاہتا ہے اُس کے مزاج میں بھی تواضع ہونی چاہئے۔ شمائل نبوی میں حضور اقدس ﷺ کی چال مبارک کے بارے میں جو روایات

ہیں اُن میں آپ کے چلنے کی تین خوبیاں بیان کی گئی ہیں جو کہ کامل تواضع ہونے کی علامت ہیں:

(۱)... آپ ﷺ کسی قدر تیز چلتے تھے، بہت آہستہ آہستہ عورتوں کی طرح نہیں چلتے تھے۔

(۲)... آگے کی طرف ذرا جھک کر چلتے تھے، سینہ تان کر نہیں چلتے تھے، بلکہ آگے کی طرف سر جھکا کر چلتے تھے جیسا کہ اوپر سے نیچے اتر رہے ہوں۔

(۳)... پاؤں قوت کیساتھ اٹھا اٹھا کر چلتے تھے جسے قدم جما کر چلنا کہتے ہیں، پاؤں گھسیٹ کر نہیں چلتے تھے جیسے متکبر اور لا اُبالی لوگوں کا انداز ہوتا ہے۔[1]

خلاصہ یہ کہ آپ ﷺ کی چال انتہائی متواضعانہ ہوتی تھی، اس لئے ہم سب کو اس سنت پر عمل کرنا چاہیے اور اپنی چال حضور اقدس ﷺ کی چال کی طرح اختیار کرنی چاہیے۔

اس آیت کی تشریح میں حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ عباد الرحمٰن کے مزاج میں ایسی زبردست تواضع پائی جاتی ہے کہ اس کی وجہ سے ان کے سارے اعضاء و جوارح آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں سب اللہ تعالیٰ کے سامنے

---

[1] شمائل ترمذی، باب ما جاء فی مشیۃ رسول اللہ ﷺ

ذلیل و عاجز ہوتے ہیں، ناواقف اُن کو دیکھ کر معذور اور عاجز سمجھتا ہے، حالانکہ نہ وہ بیمار ہوتے ہیں اور نہ معذور، بلکہ تندرست اور قوی ہوتے ہیں، مگر اُن پر حق تعالیٰ کا خوف ایسا طاری رہتا ہے جو دوسروں پر نہیں ہوتا، اُنہیں آخرت کی فکر نے دُنیا کے دھندوں سے روکا ہوا ہوتا ہے۔[1]

تواضع کے بارے میں ایک شاعر نے اپنے شعر میں کہا ہے کہ ؎

مجھے خاک میں دبا دو میری خاک بھی اڑا دو
تیرے نام پر مٹا ہوں، مجھے کیا غرض نشاں سے

ایسا ہی ایک دوسرا شعر ہے جو تواضع کی تشریح کیلئے ہے ؎

تُو کو اتنا مٹا کہ تُو نہ رہے
تیری ہستی کا رنگ و بو نہ رہے
اور ھُو کو اتنا بڑھا کہ
ھُو ھُو رہے، تُو نہ رہے

"ھُو" سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے کہ ان کا تصور اتنا بڑھا کہ صرف اللہ تعالیٰ کا ہی تصور رہے اور اپنا تصور ختم ہو جائے یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی ہستی کو مٹا دے، لاشئ محض بنا دے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ ہیں، بڑائی بھی صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے، ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ اپنا

---

[1] معارف القرآن: (۶/ ۵۰۳)

www.sukkurvi.com

نہیں ہے، وہ سب اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے، جان بھی اُسی کی دی ہوئی ہے، مال و متاع بھی اُسی کا دیا ہوا ہے، علم وعمل بھی اُسی کا دیا ہوا ہے، کوئی چیز بھی ہماری ذاتی نہیں ہے تو پھر کس بنا پر بڑائی اختیار کریں! صرف اللہ تعالیٰ ہی بڑائی کے لائق ہیں، ان کی بڑائی کے سامنے ہم کچھ نہیں ہیں، بس اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں، کافی ہے۔

## تین چیزیں بڑی ہیں

علماء کرام نے لکھا ہے تین چیزیں اللہ تعالیٰ نے بڑی فرمائی ہیں:۔

(۱)... اَللّٰهُ اَكْبَرْ، اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے بڑی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

(۲)... وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرْ. اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑھ کر ہے، اس میں بھی کوئی شبہ کی بات نہیں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں تو ان کا ذکر بھی سب سے بڑا ہے۔

(۳)... تیسری چیز ہے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرْ ''یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی ہے''، چنانچہ جس کو اللہ تعالیٰ کی رضا مل گئی اس کا بیڑا پار ہے۔

لہٰذا ہمیں بھی اپنے دل میں تواضع اور عاجزی پیدا کرنی چاہیے، اس کیلئے انسان بار بار اس بات کو اپنے دل میں تازہ کرتا رہے تو آہستہ آہستہ دل

www.sukkurvi.com

میں عاجزی آنا شروع ہو جاتی ہے، پھر اعضاء و جوارح پر بھی اس کے اثرات نظر آتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرنی چاہیے کہ یا اللہ! مجھے تواضع عطا فرما، عاجزی و انکساری عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائیں، آمین!

## عباد الرحمٰن کی تیسری خوبی

### گفتگو میں سلامتی

اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی تیسری خوبی بیان فرمائی کہ:۔

وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا

ترجمہ

اور جب جاہل لوگ اُن سے (جاہلانہ) خطاب کرتے ہیں تو وہ سلامتی کی بات کہتے ہیں۔

تیسری خوبی جو اللہ پاک نے بیان فرمائی وہ یہ ہے کہ جب جہالت والے لوگ ان سے جاہلانہ باتیں کرتے ہیں تو یہ ان سے سلامتی کی باتیں کرتے ہیں، جس سے دوسروں کو ایذاء نہ پہنچے اور خود بھی گنہگار نہ ہوں۔ یعنی ان کی گفتگو بہت محتاط ہوتی ہے، حتیٰ کہ کوئی ان سے جھگڑا کرے تو وہ اس کا جواب جھگڑے سے نہیں دیتے، گالی کا جواب گالی سے نہیں دیتے، بلکہ جب کوئی شخص خواہ وہ عالم ہو یا جاہل، لیکن ان کے ساتھ جاہلانہ طرز عمل اختیار کرتا ہے اور جاہلانہ انداز میں گفتگو کرنے لگتا ہے تو وہ شریفانہ انداز میں جواب دیتے ہیں، اور سلامتی والا جواب دیتے ہیں، یعنی مختصر جواب دیکر اپنا

www.sukkurvi.com

دامن بچا لیتے ہیں، بے جا ان سے بحث نہیں کرتے۔ حاصل یہ کہ جاہلوں کے ساتھ جاہل نہیں بنتے اور کوئی انتقامی کارروائی نہیں کرتے، بلکہ شریفانہ جواب دیکر آگے چل دیتے ہیں اور درگزر کا معاملہ کرتے ہیں۔

یہ بھی جب ہی ہوتا ہے جب انسان میں عاجزی ہو۔ جب انسان میں تواضع ہوتی ہے تو اگر کوئی الٹی سیدھی باتیں کرنے بھی لگتا ہے یا کوئی بدتمیزی کرنے لگتا ہے تو وہ شریفانہ جواب دیکر اپنا دامن بچاتے ہوئے نکل جاتا ہے، کیونکہ اس میں عاجزی اور انکساری بھری ہوئی ہوتی ہے اور ہر وقت اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا استحضار رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ دل میں تکبر ہو اور وہ خود کو اچھا اور دوسروں کو حقیر سمجھتا ہو تو اُس کی بول چال میں بھی اس کا اثر نظر آتا ہے، اور اس کی گفتگو میں سلامتی نہیں ہوتی۔

## آدابِ معاشرت کا حاصل

خلاصہ یہ کہ رحمٰن کے محبوب بندے معاشرت میں اور لوگوں کے ساتھ رہنے سہنے میں بھی بااخلاق ہوتے ہیں، سلیمُ الطبع ہوتے ہیں، نرم طبیعت کے مالک ہوتے ہیں، اچھا برتاؤ کرنے کے عادی ہوتے ہیں، حُسنِ سلوک کرنے والے ہوتے ہیں، اور آدابِ معاشرت پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں، اور آدابِ معاشرت کا حاصل یہی ہے کہ ہمارے کسی قول سے، ہمارے کسی فعل

سے، ہمارے کسی طرز عمل سے ناحق دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے۔

ہمیں بھی یہ خوبی اختیار کرنی چاہیے کہ حتی الامکان ہمارا لہجہ نرم ہو، گفتگو کرتے وقت الفاظ کا انتخاب اچھا ہو، بات صاف و ستھری ہو اور اچھے انداز سے ہو۔ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

## عِبادُ الرحمٰن کی چوتھی خوبی

### شب بیداری کرنا

www.sukkurvi.com

اللہ تعالیٰ نے عِبادُ الرحمٰن کی چوتھی خوبی بیان فرمائی کہ:۔

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا

ترجمہ

اور جو راتیں اس طرح گزارتے ہیں کہ اپنے پروردگار کے آگے (کبھی) سجدے میں ہوتے ہیں، اور (کبھی) قیام میں۔

رحمٰن کے بندوں کی ایک خوبی یہ ہے کہ اُن کی رات اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ کرنے میں اور قیام کرنے میں گذرتی ہے یعنی جب سب لوگ سو رہے ہوتے ہیں یہ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کر رہے ہوتے ہیں، یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ یہ بندے رات کو بالکل نہیں سوتے، بلکہ اپنی جان کا حق ادا کرنے کیلئے سوتے بھی ہیں اور اپنے گھر والوں کا بھی حق ادا کرتے ہیں اور

اپنے رب کے سامنے کھڑے ہو کر اسکی تعریف بھی کرتے رہتے ہیں جیسا کہ نبی کریم سرور دو عالم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ نے رات کے تین حصے کئے ہوئے تھے، ایک حصے میں آرام فرماتے اور اپنی جان کا حق ادا فرماتے تھے، دوسرا حصہ اپنے گھر والوں کیلئے خاص کیا ہوا تھا جس میں اپنے گھر والوں کا حق ادا کرتے تھے، اور رات کا ایک حصہ اللہ تعالیٰ کیلئے رکھا ہوا تھا، اُس میں اپنے پروردگار کے سامنے نماز میں کھڑے ہو کر لمبا قیام اور لمبے سجدے کیا کرتے تھے، کبھی مختصر نماز بھی پڑھتے تھے۔ اسی طرح یہ محبوب بندے بھی رات کی تاریکی میں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرتے ہیں، بندوں کے واجب حقوق بھی ادا کرتے ہیں، بہر حال شب بیداری کا ذوق وشوق ان کے اندر خصوصی طور پر پایا جاتا ہے، جیسے ایک شعر ہے ۔

ایک ہوک سی دل میں اٹھتی ہے ایک درد سا دل میں ہوتا ہے
میں رات کو اٹھ کر روتا ہوں جب سارا عالم سوتا ہے

یعنی جب لوگ سو جاتے ہیں مجھے اپنے گناہ یاد آتے ہیں، مجھے اپنی غفلتیں یاد آتی ہیں، اپنی خطائیں یاد آتی ہیں اور مجھے گناہوں پر رونا آتا ہے تو اس دردِ دل کی وجہ سے میں اٹھ جاتا ہوں اور وضو کر کے اپنے رب کے سامنے ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے لگتا ہوں، ذکر کرنے لگتا ہوں، اور توبہ کرنے لگتا ہوں اور اپنے گناہوں پر آنسو بہانے لگتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کا کچھ حصہ

ہمیں بھی عطاء فرمائے۔ آمین!

## خصوصیت کے ساتھ رات کے ذکر کی وجہ

اس خوبی کا حاصل یہ ہے کہ ان کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا غلبہ ہوتا ہے، چاہے وہ دن کا وقت ہو یا رات کا وقت، ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اور اس کی اطاعت کا ان پر غلبہ ہوتا ہے، لیکن خاص طور پر رات کا اس لئے ذکر کیا کہ عام طور پر رات آرام کرنے اور سونے کیلئے ہوتی ہے مگر وہ اس قدر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے شوقین ہیں کہ آرام کے وقت میں بھی اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور رات میں جاگنے کی مشقت بخوشی برداشت کرتے ہیں، اور کبھی رات کے اول حصے میں، کبھی درمیانے حصے میں، کبھی آخری تہائی حصہ میں اٹھتے ہیں اور تہجد پڑھتے ہیں۔ تہجد کی نماز میں قیام بھی ہے، رکوع بھی ہے اور سجدہ بھی ہے، اس طرح وہ ان ساری عبادتوں کو انجام دیتے ہیں، تا کہ تہجد اور قیامُ اللیل کا ثواب حاصل ہو۔ احادیثِ طیبہ میں تہجد کے بہت فضائل آئے ہیں، جن میں سے چند فضائل درج ذیل ہیں:

## تہجد پڑھنا بلا حساب جنت میں جانے کا ذریعہ ہے

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن تمام لوگ ایک میدان میں جمع کئے جائیں گے، پھر وہاں ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا، وہ لوگ

www.sukkurvi.com

کہاں ہیں؟ جن کے پہلو (تہجد پڑھنے کی وجہ سے) بستروں سے الگ رہتے تھے، (کیونکہ تہجد پڑھنے والا آدمی بستر چھوڑتا ہے، وضو کرتا ہے اور مصلے پر کھڑا ہوتا ہے، اس دوران اُس کا پہلو بستر پر نہیں رہتا)۔ (یہ اعلان سُن کر) کچھ لوگ کھڑے ہوں گے جو مقدار میں بہت کم ہوں گے، چنانچہ وہ بغیر حساب و کتاب کے جنت میں چلے جائیں گے، اس کے بعد باقی تمام لوگوں کا حساب لینے کا حکم دیا جائے گا۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان میں شامل فرمائیں، آمین)[1]

آخرت کا حساب وکتاب ہونا یقینی بات ہے، قرآنِ کریم میں ارشادِ ربانی ہے:

إِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (سورة إبراهيم: ۵۱)

قیامت برحق ہے، قیامت کا حساب وکتاب برحق ہے، جگر مراد آبادی کا ایک مشہور شعر ہماری موجودہ حالت کا مصداق ہے ؎

پینے کو تو بے حساب پی لی
اب ہے یومِ حساب کا دھڑکا

یعنی اب میں اللہ تعالیٰ کو کیا منہ دکھاؤں گا؟ کیونکہ شراب پینا صریح گناہ کبیرہ ہے۔ اپنے گناہوں کے بارے میں یوم حساب کا دھڑکا ہم سب کو ہے، اور اس خوف سے اللہ پاک ہی نجات دے سکتے ہیں، اب جو شخص یہ

---

[1] شعب الایمان: (۵۳۸/۴)

www.sukurvi.com

چاہتا ہے کہ اُس کی بغیر حساب و کتاب کے بخشش ہو جائے اُسے چاہئے کہ تہجد کی پابندی کرے، چاہے پڑھ کر سو جائے یا اُٹھ کر پڑھ لے، یا دونوں اوقات میں پڑھ لے جو سب سے بہتر ہے۔ آخر دنیاوی ضرورت کیلئے ہم اٹھ جاتے ہیں تو آخرت کے خوف سے اور حساب و کتاب کے خوف سے بچنے کیلئے اگر اٹھیں تو کوئی مشکل بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق دیں، آمین!

## تہجد کی نماز نیک لوگوں کا طریقہ اور مغفرت کا ذریعہ ہے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم پر تہجد کی نماز پڑھنا لازم ہے، کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے، اور تمہیں یہ عمل تمہارے رب کے نزدیک کرنے والا ہے، خطاؤں کی معافی کا ذریعہ ہے، اور جسم سے بیماری دُور کرنے کا باعث ہے۔[1]

## تہجد کی کتنی رکعات ہیں؟

نماز تہجد کی کم از کم دو رکعتیں ہیں، بہتر چار رکعتیں ہیں اور اس سے بہتر آٹھ رکعتیں ہیں اور بارہ رکعتیں بھی ثابت ہیں، حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جوان تھے اور صحت مند تھے تو آٹھ رکعتیں تہجد کی پڑھتے تھے، تین رکعتیں وتر کی پڑھتے تھے، دو

---

[1] سنن الترمذی: (۴۴۴/۵)

رکعتیں وتر کے بعد کی یا فجر کی سنتیں پڑھا کرتے تھے، کل تیرہ رکعتیں ہوگئیں۔ جب آپ ﷺ ضعیف ہوگئے، کمزور ہوگئے تو آپ تہجد کی چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے، یہ آپ ﷺ کا معمول تھا، اور بعض روایتوں میں بارہ رکعات کا بھی ذکر ہے۔ لہٰذا دو رکعتوں کا وقت ہو تو دو رکعت ہی پڑھ لیں، چار کا وقت ہو تو چار پڑھ لیں، زیادہ کا وقت ہو تو زیادہ پڑھ لیں، مگر تہجد کا معمول ضرور بنالیں۔

## تہجد کا وقت

تہجد کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صبح صادق تک ہے، اور عشاء کے چار فرض ادا کرنے کے بعد سے تہجد کا وقت شروع ہوجاتا ہے، البتہ رات کے آخری حصے میں تہجد پڑھنا افضل ہے، لیکن رات میں جس وقت بھی تہجد کی نماز پڑھیں تہجد ادا ہوجائے گی۔

اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم سب رات کے آخری تہائی حصہ میں اُٹھ کر کے نماز پڑھنے کا معمول بنائیں، اور اس میں بھی لمبے قیام اور لمبے سجدے کا اہتمام کرنے کی کوشش کریں، کیونکہ قیام کی حالت میں قرآن کریم پڑھا جاتا ہے، اور سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ لیکن اگر بالفرض رات کے آخری حصے میں تہجد کیلئے اٹھنا مشکل ہو تو سونے سے پہلے ورنہ کم از کم عشاء کی نماز کے بعد ہی تہجد پڑھ لیا کریں۔ عشاء کی دو سنتوں کے بعد تین وتروں سے پہلے کم از کم چار رکعت

www.sukkurvi.com

روزانہ پڑھ لیا کریں، بہتر ہے کہ آٹھ رکعت پڑھ لیں۔ تہجد پڑھنے کا یہ جائز وقت ہے، اس میں بھی تہجد کے فضائل ان شاء اللہ تعالیٰ حاصل ہوں گے۔ اس طرح ہم سارا سال تہجد پڑھ سکتے ہیں اور نہایت آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جس شخص نے عشاء کے بعد دو یا زیادہ رکعتیں پڑھ لیں وہ بھی مذکورہ آیت کے حکم میں داخل ہے کہ بَاتَ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَّ قَائِمًا یعنی اس نے قیام اور سجدے کی حالت میں رات گزاری۔ اور حضرت عثمان غنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرلی تو آدھی رات عبادت میں گزارنے کے حکم میں ہوگیا، اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کرلی وہ باقی آدھی رات بھی عبادت میں گزارنے والا سمجھا جائے گا[1]۔ دیکھئے! ہمارے لئے کتنی آسانی ہوگئی، اس کے باوجود بھی اگر ہم عمل نہ کریں تو یہ ہماری بدنصیبی اور محرومی کی بات ہے، اللہ تعالیٰ اس سے بچائے، آمین!

## عبادُ الرحمٰن کی پانچویں خوبی

### جہنم سے پناہ مانگنا

اللہ تعالیٰ نے عبادُ الرحمٰن کی پانچویں خوبی بیان فرمائی کہ:۔

[1] بحوالہ تفسیر معارف القرآن: ۶/ ۵۰۳

www.sukkurvi.com

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا

ترجمہ

اور جو یہ کہتے ہیں کہ: (اے) ہمارے پروردگار! جہنم کے عذاب کو ہم سے دُور رکھیے۔○ حقیقت یہ ہے کہ اُس کا عذاب وہ تباہی ہے جو چمٹ کر رہ جاتی ہے۔

یعنی رحمٰن کے بندے دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے باوجود، اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے باوجود بے خوف نہیں رہتے، اس لئے وہ اللہ تعالیٰ سے عذابِ جہنم کی پناہ مانگتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں متقیوں کی خوبیوں میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ رات کو بہت کم سوتے ہیں یعنی رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارتے ہیں، لیکن صبح کے وقت وہ اللہ تعالیٰ سے استغفار بھی کرتے ہیں[۱]۔

## عبادت کے بعد استغفار کی وجہ

حضراتِ مفسرین فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ رات بھر عبادت کرنے کے باوجود سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی

---

[۱] سورۃ الذاریات، آیت نمبر ۱۷، ۱۸

www.sukkurvi.com

عبادت نہ کر سکے، اور اس کی عبادت کا حق ہم سے ادا نہ ہوسکا، اس لئے صبح وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس میں ہم سے جو بھی کوتاہی ہوئی ہے یا اُس کا حق ادا نہیں ہوا ہے ہم آپ سے اس کی معافی مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے یہ محبوب بندے دن رات عبادت کرنے کے باوجود بے خوف نہیں ہوتے، بلکہ ڈرتے رہتے ہیں کہ معلوم نہیں یہ عبادات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول بھی ہوں گی یا نہیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان عبادات کے باوجود اللہ تعالیٰ پکڑ فرمالیں اور جنت عطاء کرنے کے بجائے دوزخ میں ڈال دیں، کیونکہ جن اعمال کو ہم اعمال صالحہ کہتے ہیں وہ اگر اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق نہ ہوں تو وہی اعمال سیئہ ہوجاتے ہیں، اگر اس پر اللہ تعالیٰ گرفت نہ فرمائیں تو بڑا احسان ہے۔

## خوفِ خدا کے درجات

خوفِ خدا کے تین درجات ہیں:۔

(۱)... اتنا زیادہ خوف کہ آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جائے۔

(۲)... اتنا کم خوف کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے غافل ہوجائے۔

(۳)... اتنا خوف جس کی وجہ سے آدمی گناہوں سے پرہیز کرنے والا بن جائے۔

www.sukkurvi.com

یہ تیسرا خوف مطلوب ہے جیسا کہ حدیث میں دعا ہے کہ اے اللہ! میں آپ سے اتنا خوف اور اتنی خشیت مانگتا ہوں کہ وہ میرے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے یعنی دل میں اتنا خوف آجائے کہ نہ آپ کی رحمت سے مایوس ہوں، نہ ہی بے خوف ہوں بلکہ گناہوں سے بچنے والا بن جاؤں۔[1] اللہ تعالیٰ نصیب فرمائیں، آمین!

## جہنم سے پناہ مانگنے کا اہتمام

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ عِبادُ الرحمٰن کی اس خوبی سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ مانگنے کی جو چیز ہے وہ جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ ہے، اگر آدمی جہنم سے بچ جائے تو یہ بڑی کامیابی ہے، کیونکہ باقی چیزوں کے نہ ہونے سے صرف وقتی پریشانی اور وقتی نقصان ہوتا ہے، لیکن اصل چیز جہنم سے بچ جانا ہے، اس لئے تہجد کے وقت اور دیگر اوقات میں دوسری دعاؤں کے ساتھ جہنم سے پناہ مانگنے کا بھی بہت اہتمام کرنا چاہئے۔

## عِبادُ الرحمٰن کی چھٹی خوبی

### خرچ میں میانہ روی

اللہ تعالیٰ نے عِبادُ الرحمٰن کی چھٹی خوبی بیان فرمائی کہ:۔

---

[1] اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ. (مشکاۃ المصابیح ۲/۲۱۷)

www.sukkurvi.com

وَالَّذِيْنَ إِذَآ أَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا.

ترجمہ

اور جب وہ خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں، نہ تنگی کرتے ہیں، بلکہ اُن کا طریقہ اس (کمی وبیشی) کے درمیان اعتدال کا طریقہ ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عِبادُ الرحمٰن کی اُس خوبی کو بیان فرمایا ہے جس کا تعلق مالی معاملات سے ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے مقبول ومحبوب بندے مال خرچ کرنے میں اعتدال سے کام لیتے ہیں، بے اعتدالی نہیں کرتے۔

بے اعتدالی کی دو صورتیں ہیں:۔

(۱)... مال خرچ کرنے میں اسراف وتبذیر سے کام لیا جائے۔

(۲)... بخل اور کنجوسی سے کام لیا جائے۔ دونوں ہی طریقے غلط ہیں۔

اس آیت میں اعتدال کے مقابلے میں دو الفاظ استعمال ہوئے ہیں:۔

(۱)... اسراف۔

(۲)... اِقْتَار۔ دونوں کے معنٰی درج ذیل ہیں:۔

## اسراف کے معنٰی

''اسراف'' کے لغوی معنٰی حد سے تجاوز کرنے کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں ''گناہ کے کاموں میں مال خرچ کرنے'' کو اسراف کہتے ہیں،

www.sukkurvi.com

اور بعض حضرات نے فرمایا کہ جائز اور مُباح کاموں میں ضرورت سے زائد اتنا خرچ کرنا کہ وہ فضول خرچی کے زمرے میں آتا ہو وہ بھی اسراف ہے۔

## اِقْتَار کے معنیٰ

''اِقْتَار'' کے معنیٰ ''خرچ میں تنگی اور بخل کرنے'' کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ جن کاموں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے اُن میں خرچ کرنے میں تنگی برتنا یا بالکل خرچ نہ کرنا۔[1]

مثلاً زکوۃ فرض ہے، حج فرض ہے، قربانی واجب ہے، بیوی کا نان و نفقہ واجب ہے، محتاج والدین کا نفقہ واجب ہے، ان کاموں میں شریعت نے پیسے خرچ کرنا فرض یا واجب کیا ہے، اب یہاں خرچ نہ کرنا یا مقدار واجب سے کم خرچ کرنا ''اقتار'' ہے، جسے کنجوسی اور بخل کہا جاتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ شریعت نے جہاں مال خرچ کرنے کا حکم دیا ہے اگر وہاں خرچ نہ کیا جائے تو وہ بخل ہے اور ناجائز ہے۔ اور جہاں مال خرچ کرنے کا شریعت نے حکم نہیں دیا لیکن عام طور پر معاشرہ میں اخلاقاً وہاں مال خرچ کیا جاتا ہے تو ایسے موقع پر مال خرچ نہ کرنا بھی بخل میں داخل ہے۔ مثلاً خوشی کے موقع پر ہدیہ کا لین دین کرنا اور کسی کی خوشی میں شریک

---

[1] تفسیر معارف القرآن: ۶/ ۵۰۴

www.sukkurvi.com

ہوجانا، یہ اخلاقاً اچھا ہوتا ہے بشرطیکہ اَدلہ بدلہ نہ ہو، نام و نمود اور دکھاوا نہ ہو، محض دل خوش کرنا مقصود ہو تو یہ اخلاقاً اچھا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان غریب مسکین اور پریشان حال ہے تو اسے دیکھ کر ہمارا دل پسیجنا اور ہمیں رحم آنا چاہئے اور اس کی کچھ مالی خدمت کر دینی چاہئے، اخلاقاً بھی یہاں پیسہ خرچ کرنے کا حکم ہے۔ ایسے موقع پر خرچ نہ کرنا بخل ہے۔

اور جہاں مال خرچ نہیں کرنا چاہئے وہاں خرچ کرنا یا جتنا خرچ کرنا چاہئے اُس سے زیادہ خرچ کرنا اسراف اور فضول خرچی ہے اور وہ بھی ناجائز ہے۔ صحیح طریقہ وہ ہے جو رحمٰن کے بندے اختیار کرتے ہیں کہ مال خرچ کرنے میں نہ فضول خرچی سے کام لیتے ہیں اور نہ بخل و کنجوسی کرتے ہیں، بلکہ اعتدال اور میانہ روی پر عمل کرتے ہیں۔ خرچ میں میانہ روی اختیار کرنا آدھی معیشت ہے۔

## خرچ میں میانہ روی کے فوائد

ایک حدیث میں ہے کہ انسان کی دانشمندی کی علامت یہ ہے کہ خرچ کرنے میں میانہ روی اختیار کرے (نہ اسراف میں مبتلا ہو نہ بخل میں)۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص خرچ میں میانہ روی اور اعتدال پر قائم رہتا ہے وہ کبھی فقیر و محتاج نہیں ہوتا۔[1]

---

[1] یہ روایات تفسیر معارف القرآن: ۶/ ۵۰۴، ۵۰۵ میں مسند احمد کے حوالے سے مذکور ہیں۔

www.sukkurvi.com

## راحت و آرام کیلئے زیادہ پیسے خرچ کرنا

یہاں یہ بات سمجھنی چاہئے کہ آدمی اگر اپنی راحت اور سکون کیلئے زیادہ پیسے خرچ کرے جس میں نام و نمود اور نمائش مقصود نہ ہو تو اس طرح اپنی استطاعت کے دائرے میں رہتے ہوئے زیادہ خرچ کرنا جائز ہے، یہ اسراف نہیں ہے۔ البتہ اگر نمائش مقصود ہو یا استطاعت سے زیادہ خرچ کیا جائے تو پھر یہ اسراف ہے اور منع ہے۔

## لباس کے درجات

حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے لباس کے جو درجات بیان فرمائے ہیں اُن سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے۔ حضرتؒ فرماتے ہیں کہ لباس کے استعمال کرنے کے چند درجات ہیں، مثلاً:

(۱)... ضرورت: لباس میں اس لئے پیسے خرچ کرنا ہے کہ ستر چھپ جائے اور ضرورت پوری ہوجائے۔ یہ بلا شبہ جائز ہے۔

(۲)... آسائش۔ آسائش کے معنی آرام کے ہیں کہ آدمی اچھا یا قیمتی لباس اس لئے پہنتا ہے کہ اس سے آرام ملے جیسا کہ گرمی کے موسم میں باریک کپڑوں میں آرام ملتا ہے اور سردی کے موسم میں موٹے کپڑے استعمال کرنے سے آرام ملتا ہے، تو اس طرح آسائش اختیار کرنا اسراف نہیں ہے، بلکہ یہ بھی جائز ہے۔

www.sukkurvi.com

(۳)... آرائش۔ یعنی زینت اور خوبصورتی کیلئے آدمی اچھا اور مہنگا لباس پہن رہا ہے کہ خود کو اچھا لگے اور دل خوش ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(۴)... نمائش۔ یعنی لباس میں اس لئے پیسے خرچ کرتا ہے تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ وہ بڑا مالدار ہے، یہ معصیت ہے اور ناجائز ہے۔

آجکل ہمارے معاشرے میں اسراف کا گناہ بہت عام ہے، کھانے کی چیزوں میں، پانی میں، بجلی اور گیس میں اور ہر چیز میں ضرورت سے زیادہ خرچ کیا جاتا ہے، جس کا نقصان آج ہمارے سامنے ہے کہ ان سب کا قحط ہے، ان کی کمی سے پوری قوم عذاب میں مبتلا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اسراف وتبذیر سے، اسی طرح بخل اور کنجوسی سے بچنے کی توفیق دے اور میانہ روی سے مال خرچ کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

## عبادُ الرحمٰن کی ساتویں خوبی

### شرک سے بچنا

اللہ تعالیٰ نے عبادُ الرحمٰن کی ساتویں خوبی بیان فرمائی کہ:۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

ترجمہ

اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی بھی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے۔

www.sukkurvi.com

عبادُ الرحمٰن کی اَب تک جو چھ خوبیاں بیان ہوئیں ہیں اُن کا تعلق اللہ تعالیٰ کی عبادت، اس کی اطاعت اور فرمانبرداری سے تھا، کہ کس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں، کس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور تابعداری کرتے ہیں۔ اب اس آیت سے ساتویں خوبی شروع ہو رہی ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی نافرمانی اور گناہ کے بنیادی اصول بیان فرمائے ہیں چنانچہ پہلی برائی اور پہلا گناہ جس کا تعلق عقیدے سے ہے وہ ''شرک'' ہے۔ عباد الرحمٰن اس گناہ سے بچتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتے، کیونکہ شرک حرام ہے اور سخت حرام ہے اور تمام گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے، شرک کے علاوہ باقی سب گناہوں کی مغفرت ممکن ہے، لیکن اللہ تعالیٰ مُشرک کی مغفرت نہیں فرماتے، اس لئے شرک سے بچنا بہت ضروری ہے بلکہ ہر اس چیز سے بچنا ضروری ہے جو شرک کا سبب بن سکتی ہو۔

## شرک کی اقسام

شرک کی متعدد صورتیں اور شکلیں ہیں جو دنیا میں رائج ہیں، مثلاً:

(۱)... اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک کیا جائے، مثلاً ایک سے زیادہ خُدا مانے جائیں، جیسے مجوسی دو خُدا مانتے ہیں اور ہندو متعدد خُدا مانتے ہیں، وغیرہ۔

(۲)... اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات میں کسی کو شریک کرنا، یعنی جو صفت جس

www.sukkurvi.com

درجہ میں اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت ہے وہ صفت اسی درجہ میں کسی مخلوق کیلئے ثابت کرنا، جیسے اللہ تعالیٰ روزی دینے والے ہیں، حاجتیں پوری کرنے والے ہیں، اولاد دینے والے ہیں، اسی طرح کسی اور کو بھی روزی دینے والا، حاجت پوری کرنے والا اور اولاد دینے والا سمجھے جیسے بعض بدعتی بعض بزرگوں کو ایسا سمجھتے ہیں۔

(۳)... اللہ تعالیٰ کے ساتھ عبادت میں کسی کو شریک کرنا، یعنی آدمی کسی مخلوق کی اس طرح عبادت کرے جس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے، جیسے کسی بت کو یا کسی ولی اور بزرگ کو سجدہ کرنا وغیرہ۔

شرک کی یہ تینوں قسمیں حرام اور گناہ ہیں، اس لئے رحمٰن کے بندے ہر قسم کے کفر و شرک سے اجتناب اور پرہیز کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی بچنے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین!

## عِبادُ الرحمٰن کی آٹھویں خوبی

### قتلِ ناحق سے بچنا

اللہ تعالیٰ نے عِبادُ الرحمٰن کی آٹھویں خوبی بیان فرمائی کہ:-

وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

ترجمہ

اور جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حُرمت بخشی ہے، اُسے ناحق قتل نہیں کرتے۔

www.stkkurvi.com

اس جملے میں اللہ تعالیٰ نے دوسرے گناہ کا ذکر فرمایا ہے جس کا تعلق عمل سے ہے، اور وہ یہ ہے کہ رحمٰن کے بندے ناحق قتل نہیں کرتے، البتہ جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا قتل کرنے کا حکم ہو وہاں قتل کرتے ہیں، کیونکہ وہ قتل برحق ہے، جیسے جہاد میں کافروں کو قتل کرنے کا حکم ہوتا ہے یا قصاص میں قاتل کو قتل کرنے کا حکم ہے، یا شادی شدہ مرد وعورت کو زنا کی وجہ سے سنگسار کرنے کا حکم ہے، یا اگر کوئی شخص اسلام چھوڑ کر مرتد ہو جائے تو اسے بھی قتل کرنے کا حکم ہے، تو ایسے مواقع پر بلاشبہ قتل کرتے ہیں، لیکن ناحق کسی کو قتل نہیں کرتے اور قتل کے جرم میں کسی درجہ میں بھی شریک نہیں ہوتے، کیونکہ ناحق قتل کرنا یا قاتل کی مدد کرنا گناہِ کبیرہ ہے اور حرام ہے۔

## عباد الرحمٰن کی نویں خوبی

### عفت و پاکدامنی اختیار کرنا

www.sukkurvi.com

اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی نویں خوبی بیان فرمائی کہ:۔

وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ○ یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ○

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا

ترجمہ

اور نہ وہ زنا کرتے ہیں۔ اور جو شخص بھی یہ کام کرے گا، اُسے اپنے گناہ کے وبال کا سامنا کرنا پڑے گا۔○ قیامت کے دن اُس کا عذاب بڑھا کر دُگنا کر دیا جائے گا، اور وہ ذلیل ہو کر اُس عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ ○ ہاں مگر جو کوئی توبہ کرلے، ایمان لے آئے، اور نیک عمل کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا، اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔○ اور جو کوئی توبہ کرتا اور نیک عمل کرتا ہے تو وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف ٹھیک ٹھیک لوٹ آتا ہے۔○

عبادُ الرحمٰن کی یہ نویں خوبی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایسے گناہ سے بچنے کا ذکر فرمایا ہے جس کا تعلق عمل سے ہے، یعنی یہ مقبول ومحبوب بندے زنا نہیں کرتے، بلکہ زنا کے قریب بھی نہیں جاتے۔

## زنا کی سزا

انسان کے اعمال میں ''زنا'' بہت سنگین، بدترین اور بہت خطرناک گناہ ہے۔ زنا اُن گناہوں میں سے ہے جو تمام انبیاءِ کرام علیہم السلام کی شریعتوں میں حرام رہا ہے، کبھی اس کی اجازت نہیں ہوئی۔ اسلام میں شہوت اور جنسی خواہش پوری کرنے کیلئے نکاح رکھا گیا ہے کہ چار چار عورتوں تک شادیاں کر سکتے ہیں، اَب اگر چار شادیوں کی اجازت کے بعد بھی کوئی زنا کرے تو

www.sukkurvi.com

اس کیلئے شریعت نے سخت سزا رکھی ہے، چنانچہ اگر کوئی کنوارا مرد یا کنواری عورت زنا کرے تو اُن کو سو سو کوڑے لگائے جائیں گے، اور کوئی شادی شدہ مرد و عورت زنا کریں تو اُن کو سنگسار کر دیا جائے گا۔

## زنا کے مقدمات بھی حرام ہیں

زنا تو حرام ہے ہی، لیکن زنا کے جتنے مقدمات ہیں وہ بھی ناجائز ہیں۔ شریعت نے ہر اس کام کو ناجائز قرار دیا ہے جو زنا تک لے جانے کا سبب بن سکتا ہے، جیسے نامحرم مرد کا نامحرم عورت سے ناجائز تعلق رکھنا، ملنا جلنا، بوس و کنار کرنا، اور ایک دوسرے کے جسم کو شہوت سے چھونا اور شہوت سے دیکھنا وغیرہ۔ یہ سب اعضاء کا زنا ہے، اور زنا کی ابتدائی شکلیں ہیں جو بالآخر شرمگاہ کے زنا تک پہنچا دیتے ہیں۔ اس لئے ان سب کاموں سے بچنے کی ضرورت ہے۔ رحمٰن کے بندے ان سب سے بچتے ہیں۔

## شرک، ناحق قتل اور زنا کا وبال

ان تین گناہوں کے ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان گناہوں کا وبال اور عذاب ذکر فرمایا ہے کہ جو شخص یہ تین گناہ یا ان میں سے کوئی گناہ کرے گا اُسے اس کی سزا کا سامنا کرنا پڑے گا، اور وہ سزا ''جہنم'' ہے۔ اور قیامت کے دن ان گناہوں کا عذاب دگنا اور بڑھا کر ان کو دیا جائے گا اور وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ ذلیل و خوار ہو کر پڑے رہیں گے۔ ہاں جو مرنے سے پہلے

www.sukurvi.com

ہی ان گناہوں سے توبہ کرلے، کفر وشرک سے بھی توبہ کرلے اور ایمان بھی لے آئے اور اس کے بعد نیک اعمال کرے اور گناہوں سے بچے تو اللہ تعالیٰ ان کے برے اعمال کو نیکیوں سے بدل دیں گے۔

کافر کا ایمان لانا اور توبہ کرنا ایسا مبارک عمل ہے کہ اس سے اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے، اس کا ناحق قتل بھی معاف ہو جائے گا، زنا بھی معاف ہو جائے گا، شرک بھی معاف ہو جائے گا اور اس کے علاوہ بھی سارے گناہ معاف ہو جائیں گے، نہ صرف یہ کہ گناہ معاف ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ ان گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیں گے۔

## گناہوں کو نیکیوں سے بدلنے کا مطلب

گناہوں کو نیکیوں سے بدلنے کے دو مطلب ہیں:۔

(۱)... ایک مطلب یہ ہے کہ پہلے ان کا نامۂ اعمال گناہوں سے بھرا ہوا تھا، پھر جب انہوں نے توبہ کرلی اور ایمان لے آئے اور نیک اعمال شروع کردیئے تو ان کے نامۂ اعمال سے سارے گناہ معاف اور صاف ہو گئے، اَب ان کے نامۂ اعمال میں صرف نیک اعمال ہی ہوں گے، پہلے ان کے نامۂ اعمال میں جو گناہ لکھے ہوئے تھے وہ باقی نہیں رہیں گے، کیونکہ حدیث میں آتا ہے "اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ"، یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا، گناہ نہ

www.sukkurvi.com

کرنے والے کی طرح ہے، بہر حال جب سچی توبہ کرلی تو گناہ باقی نہیں رہتا۔

(۲)... دوسرا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور سچی توبہ کرنے کی وجہ سے اور آئندہ نیک اعمال اختیار کرنے کی وجہ سے ان کے سابقہ تمام گناہوں کے بدلے اللہ تعالیٰ نیکیاں عطاء فرمائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی عنایت ہے جس کی وجہ علماء نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ایمان لانے کے بعد جب انہیں ماضی یاد آئے گا اور اپنے گناہ یاد آئیں گے تو شرمندگی ہوگی، پھر وہ دوبارہ توبہ کریں گے تو اُن کی اس توبہ کی وجہ سے ان کے گناہ نیکیوں میں تبدیل ہوجائیں گے۔[1]

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ سچی توبہ ایسی اہم اور اعلیٰ چیز ہے کہ اس سے صرف گناہ ہی معاف نہیں ہوتے، بلکہ برائیاں نیکیوں میں تبدیل ہوجاتی ہیں۔ اللہ اللہ !!

## سچی توبہ کی شرائط

البتہ سچی توبہ کی تین شرائط ہیں:

(۱)... ماضی میں جو گناہ ہوگیا ہے اُس پر ندامت اور شرمندگی ہونا۔

(۲)... فی الحال توبہ کے وقت گناہ چھوڑ دینا۔

---

[1] (ماخذہ تفسیر معارف القرآن: ۵۰۶/۶)

www.sukurvi.com

(۳)... آئندہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا۔

مگر یہ بھی یاد رکھیں کہ صرف توبہ سے آدمی ''عباد الرحمٰن'' میں شامل نہیں ہوگا، بلکہ اس کیلئے توبہ کے بعد نیکیاں بھی کرنی ہوں گی۔

## اہلِ ایمان کی توبہ

اگلی آیت(وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا) میں اہلِ ایمان کی توبہ کا ذکر فرمایا ہے کہ اہلِ ایمان اگر غفلت کی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہوجائیں تو توبہ کی وجہ سے اُن کا گناہ بھی معاف ہوجائے گا، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اپنے عمل سے بھی اس کا ثبوت دیں، یعنی ان گناہوں کو چھوڑ دیں اور اس کے بجائے نیک اعمال شروع کردیں۔ صرف زبان سے استغفار پڑھتے رہیں اور دل میں گناہوں کو چھوڑنے کا ارادہ ہی نہ ہو تو ایسی توبہ پر شیطان کو بھی ہنسی آتی ہے۔

سُبحہ بر کف، توبہ بر لب، دل پُر از ذوقِ گناہ
معصیت را خندہ می آید ز استغفار ما

## عباد الرحمٰن کی دسویں خوبی

### بے مقصد مجالس سے بچنا

اللہ تعالیٰ نے عباد الرحمٰن کی دسویں خوبی بیان فرمائی کہ:-

www.sukkurvi.com

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ

ترجمہ

اور (رحمٰن کے بندے وہ ہیں) جو ناحق کاموں میں شامل نہیں ہوتے۔

اس آیت کی دو تفسیریں کی گئی ہیں، اوپر ذکر کردہ ترجمہ ایک تفسیر کے مطابق ہے، یعنی رحمٰن کے بندے باطل اور جھوٹ کی مجلسوں میں شریک نہیں ہوتے۔

## آیت کی پہلی تفسیر

"زُوْر" کے معنی جھوٹ اور باطل کے آتے ہیں، اس کے علاوہ ہر گناہ کو بھی "زُوْر" کہا جاتا ہے۔ جتنے بھی گناہ کے کام اور گناہ کی مجلسیں ہیں وہ سب "زُوْر" میں شامل ہیں۔ چنانچہ کافروں کے میلے اور ان کی عیدیں، جیسے ہندوؤں کی ہولی دیوالی یا عیسائیوں کا کرسمس، اسی طرح گانے بجانے کی محفلیں، بے حیائی کی مجلسیں، شراب نوشی کی مجلسیں اور تمام حرام اور ناجائز کاموں کی مجلسیں اس کے مفہوم میں داخل ہیں، اس میں وہ سب ناجائز پروگرام بھی آگئے جو ٹی وی پر یا موبائل پر یوٹیوب، فیس بک اور دیگر ذرائع سے دکھائے جاتے ہیں یہ سب "زُوْر" کے حکم میں ہیں، اور جو رحمٰن کے خاص الخاص بندے ہیں ان کی خوبی یہ ہے کہ وہ ان سب سے اپنا دامن بچاتے ہیں، ہر لغو و باطل اور فضول کاموں سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں، اور

www.sukkurvi.com

ہر بری مجلس سے پرہیز کرتے ہیں۔

## دوسری تفسیر

بعض حضرات مفسرین نے اس آیت کے معنٰی یہ بیان کئے ہیں کہ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے، جھوٹ نہیں بولتے، اور جھوٹ کی بدترین شکل یعنی جھوٹی گواہی سے دور رہتے ہیں۔ کیونکہ جھوٹی گواہی کبیرہ گناہ ہے اور ناجائز ہے۔ لہٰذا اگر ہم رحمٰن کے بندوں کے قدموں میں کچھ جگہ چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ ان تمام کاموں سے اپنے آپ کو بچائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں، آمین!

## عِبادُ الرحمٰن کی گیارہویں خوبی

### لغو کاموں سے بچنے کی کوشش کرنا

www.sukkurvi.com

اللہ تعالیٰ نے عِبادُ الرحمٰن کی گیارہویں خوبی بیان فرمائی کہ:-

وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا

ترجمہ

اور جب کسی لغو چیز کے پاس سے گذرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گذر جاتے ہیں۔

## لغو کی تعریف

ہر وہ کام جس کا آخرت میں نقصان ہو یا اُس کا دینی یا دنیاوی کوئی

فائدہ نہ ہو وہ ''لغو'' ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ عباد الرحمٰن کسی بیہودہ مجلس میں قصداً تو شریک ہوتے نہیں، اور لغو کام خود تو کرتے ہی نہیں، لیکن اگر اُن کا کسی لغو اور بیہودہ مجلس کے پاس سے اتفاقاً گذر ہو جائے تو اُس لغو کام کو کھڑے ہو کر دیکھتے نہیں ہیں، اس میں کسی درجہ میں بھی شریک نہیں ہوتے، بلکہ سنجیدگی اور شرافت کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔

## شرافت کے ساتھ گزر جانے کا مفہوم

www.sukurvi.com

شرافت کے ساتھ گزرنے کے مفہوم میں تین باتیں ہیں جو ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں:۔

(۱)... جس گناہ میں وہ مبتلا ہوں اس کو گناہ سمجھے اور بُرا سمجھے۔

(۲)... لغو کام کرنے والے لوگوں کو دیکھ کر اُن کو حقیر نہ سمجھے۔

(۳)... ایسے موقع پر خود کو لغو کام کرنے والوں سے افضل نہ سمجھے۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ افضل ہونے کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے، اس کے سوا کسی کو نہیں ہے، جو شخص لغو میں مبتلا ہے اُس کے بارے میں یقینی طور پر کسی کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کا کیا مقام ہے، ہوسکتا ہے اُس کے نامۂ اعمال میں کوئی ایسی نیکی لکھی ہو جو اگرچہ چھوٹی ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ سارے گناہوں سے بھاری ہو اور وہ سیدھا جنت میں چلا جائے، اور جو اپنے آپ کو افضل سمجھ رہا ہے اُس کے نامۂ اعمال میں کوئی ایسا گناہ درج

ہو جو جہنم میں جانے کا ذریعہ بن جائے، اس لئے ہمارے لئے جائز نہیں کہ اپنے کو افضل اور دوسروں کو حقیر سمجھیں، یہ تکبر ہے جو قرآن و حدیث کی رُو سے ناجائز اور حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی اس گناہ سے حفاظت فرمائے، آمین!

## عبادُ الرحمٰن کی بارہویں خوبی

### قرآنِ کریم سے صحیح اثر لینا

اللہ تعالیٰ نے عبادُ الرحمٰن کی بارہویں خوبی بیان فرمائی کہ:۔

وَالَّذِيْنَ إِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا

ترجمہ

اور جب اُنہیں اپنے رب کی آیات کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو
وہ ان پر بہرے اور اندھے بن کر نہیں گرتے

اس خوبی کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقبول بندوں کو جب قرآنِ کریم کی آیات سنا کر آخرت کی یاد دلائی جاتی ہے تو وہ اس کو کان کھول کر سنتے ہیں اور اس میں غور کرتے ہیں اور اُن آیتوں پر عمل کرتے ہیں۔ غافل لوگوں کی طرح اندھے بہرے نہیں ہوتے، جیسے اُنہوں نے کچھ سنا ہی نہیں یا دیکھا ہی نہیں۔ کافروں اور منافقوں کا طریقہ یہ تھا کہ جب ان

www.sukkurvi.com

کے سامنے آیتیں پڑھی جاتیں اور قرآنِ کریم سنایا جاتا تو ظاہری شکل گردن جھکانے کی اور گر جانے کی بناتے تھے، جبکہ حقیقت میں یہ دل سے اندھے اور کان سے بہرے بن جاتے تھے، کیونکہ ان کو نہ ماننا ہوتا ہے نہ عمل کرنا، اس کے برخلاف رحمٰن کے مقبول بندے قرآن کی آیات کو دل و جان سے سنتے ہیں، سمجھتے ہیں، مانتے ہیں، بلکہ ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

اس آیت کے مفہوم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ قرآن مجید کی آیات جب سنائی جاتی ہیں تو وہ بہرے اور اندھے ہو کر عمل نہیں کرتے بلکہ سوچ سمجھ کر صحیح طریقہ معلوم کر کے اس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ سلفِ صالحینؒ کے اصول اور ان کی بیان کردہ تفسیر سے ہٹ کر اپنی رائے پر اعتماد کر کے غلط عمل نہیں کرتے۔

## عبادُ الرحمٰن کی تیرہویں خوبی

### اہل وعیال کے لئے دعائیں کرنا

اللہ تعالیٰ نے عبادُ الرحمٰن کی دسویں خوبی بیان فرمائی کہ:۔

وَالَّذِيۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا
وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا

ترجمہ

اور جو (دُعا کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ: "ہمارے پروردگار! ہمیں

www.sukkurvi.com

اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادے۔"

عبادُ الرحمٰن کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ صرف اپنی ہی اصلاح نہیں کرتے، وہ صرف اپنا عمل درست کرنے کی فکر نہیں کرتے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے اہل وعیال، بیوی بچوں اور گھر کے دیگر افراد کو بھی دین پر چلانے کی فکر کرتے ہیں، کیونکہ صرف اپنے آپ کو جہنم کے عذاب سے بچانا کافی نہیں ہے، بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی جہنم کے عذاب سے بچانا ضروری ہے۔ اِسی فکر کی وجہ سے وہ عملی کوشش کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنے گھر والوں اور بیوی بچوں کیلئے دُعا بھی کرتے رہتے ہیں کہ یا اللہ! مجھے بھی اور میری اولاد کو بھی متقی اور پرہیزگار بنادے اور ان کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے، جب میں اپنی اولاد کو متقی دیکھوں، اچھے کام کرتے ہوئے دیکھوں تو اس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور دل کو سکون اور سرور حاصل ہو۔

## تربیتِ اولاد میں کوتاہی

آجکل یہ بات بہت کم لوگوں میں پائی جاتی ہے کہ اپنی اصلاح کے ساتھ اپنے اہل وعیال کی اصلاح کے بھی طالب ہوں، جو لوگ دیندار کہلاتے ہیں عام طور پر اُنہیں صرف اپنی فکر ہوتی ہے، اپنی اولاد کی کوئی فکر نہیں ہوتی، بیشتر دینداروں کی اولادوں کا یہی حال ہے کہ باپ بڑا پکا نمازی، متقی،

پرہیزگار اور اولاد آوارہ اور بدمعاش۔ اس کی وجہ ماں باپ کا قصور اور اُن کی کوتاہی ہے کہ انہوں نے اپنی اولاد کی اصلاح کی فکر نہیں کی، ان کی اچھی تربیت کرنے کی کوشش نہیں کی۔ لیکن عباد الرحمٰن کی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنی فکر کے ساتھ اپنی اولاد کی اصلاح وتربیت کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔

## متقیوں کا امام بنانے کا مطلب

ظاہری مطلب کے اعتبار سے تو یہ بڑائی کی دعا ہے، کیونکہ متقیوں کا امام بننا ایک اعلیٰ منصب ہے، لیکن حضرات مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں منصب مانگنا مراد نہیں ہے۔ بلکہ اصلاً اپنے اہل وعیال کے متقی بنانے کی دُعا کرنا ہے، کیونکہ عام طور پر ہر شخص اپنے اہل وعیال کا قدرتی طور پر سربراہ اور پیشوا ہوتا ہی ہے، اس لئے جب سب گھر والے متقی بن جائیں گے تو خود بخود یہ متقیوں کا سربراہ کہلائے گا۔

بعض حضرات نے فرمایا کہ دنیاوی منصب مانگنے کی ممانعت ہے، لیکن اگر کوئی دینی منصب ہو اور اس نیت سے مانگا جائے کہ دین کی خدمت کر سکے اور لوگ اس کے ذریعہ ہدایت پائیں اور اس کیلئے صدقۂ جاریہ اور آخرت کا ذخیرہ بنیں تو اس کی ممانعت نہیں ہے، بلکہ وہ جائز ہے۔[1]

خلاصہ یہ ہے کہ اہل وعیال کی تربیت کیلئے کوشش کرنا بھی ضروری ہے،

---

[1] (ملخص از معارف القرآن: ۵۰۹/۶)

www.sukkurwi.com

مثلاً انہیں نیک مجالس میں لے جانا، گھر میں دینی کتابوں کا مطالعہ کروانا یا پڑھ کر سنانا وغیرہ۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائیں، آمین!

## عِبادُ الرحمٰن کا پہلا انعام

مذکورہ بالا تیرہ خوبیوں کے حامل بندوں کو اللہ تعالیٰ آخرت میں دو انعام عطا فرمائیں گے۔ پہلا انعام یہ ہے کہ:۔

أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا

ترجمہ

یہ لوگ ہیں جنہیں اُنکے صبر کے بدلے جنت کے بالا خانے عطا ہونگے۔

"غُرْفَة" اُونچی جگہ کو، بالا خانہ کو کہتے ہیں، یعنی وہ کمرہ جو اوپر بنایا جائے اور وہ ہوا اور روشنی والا ہو اور اس میں ہر طرح کی سہولیات ہوں۔ حدیث میں آتا ہے وہ بالاخانے ایسے ہوں گے جو عام اہلِ جنت کو ایسے نظر آئیں گے جیسے زمین والے ستاروں کو دیکھتے ہیں۔[1]

ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایسے بالاخانے ہوں گے جن کا اندرونی حصہ باہر اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہوگا۔ (یعنی وہ صاف و شفاف شیشے کے بنے ہوئے ہوں گے)۔

[1] صحیح بخاری، باب ماجآء فی صفة الجنة

www.sukurvi.com

صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بالاخانے کن لوگوں کیلئے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چار کام کرے گا اُس کو ملیں گے:۔

(۱)... گفتگو نرم رکھے۔

(۲)... ہر مسلمان کو سلام کرے۔

(۳)... لوگوں کو کھانا کھلائے۔

(۴)... رات کو جب سب سو رہے ہوں اُس وقت تہجد پڑھے۔[۱]

نیز اس آیت میں صبر کا بدلہ کہنے سے معلوم ہوا کہ مذکورہ بالا تیرہ خوبیوں کو حاصل کرنے کیلئے راستے میں رکاوٹیں اور مشکلات ہوں گی لیکن صبر سے کام لینا پڑے گا، جو جتنا زیادہ صبر کرے گا اُتنے ہی اس کے درجات بلند ہوں گے۔

## عِبادُ الرحمٰن کا دوسرا انعام

وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَّسَلَامًا ۝ خٰلِدِيْنَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا

ترجمہ

اور وہاں دُعاؤں اور سلام سے اُن کا استقبال کیا جائے گا۔ ۝ وہ وہاں

[۱] بحوالہ تفسیر معارف القرآن: ۶/۵۱۰

www.sukkurvi.com

ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ کسی کا ٹھکانہ اور قیام گاہ بننے کے لئے وہ بہترین جگہ ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے ان نیک اور محبوب بندوں کو جنت کی دوسری نعمتوں کے ساتھ یہ اعزاز بھی حاصل ہوگا کہ جب وہ جنت میں جائیں گے تو فرشتے اُن کا دعا و سلام سے استقبال کریں گے، فرشتے ان کو مبارکباد دیں گے اور سلام کریں گے۔ دنیا میں جب دوست احباب آکر عید کی مبارک باد دیتے ہیں تو کتنا دل خوش ہوتا ہے، اسی طرح فرشتے جنت میں آنے کی مبارک باد دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے یہ نیک بندے جنت کے ان بلند مقامات میں ہمیشہ رہیں گے، اُن کے رہنے کی جگہ اور مقام بڑا حسین ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں بھی نصیب فرمائے۔ آمین!

## آخری آیت میں مسلمانوں کو خطاب

قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا.

ترجمہ

(اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ: "میرے پروردگار کو تمہاری ذرا بھی پروانہ ہوتی، اگر تم اُس کو نہ پکارتے۔ اب جبکہ (اے کافرو!) تم نے حق کو جھٹلا دیا ہے تو یہ جھٹلانا تمہارے گلے پڑ کر رہے گا۔"

مطلب یہ ہے کہ تمہیں "عباد الرحمٰن" کا جو لقب ملا ہے وہ عبادت کی

www.sukkurvi.com

وجہ سے ملا ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہ کرتے اور اُس کی عبادت سے رُوگردانی کرتے تو اللہ تعالیٰ کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ لیکن جو لوگ اُس کی عبادت کرتے ہیں اور جن کے نیک کاموں کا اوپر بیان کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ اُن کے بہتر انجام کا کفیل ہے۔

## آخری آیت میں کافروں کو خطاب

پھر آگے کافروں سے خطاب ہے کہ تم نے حق کو جھٹلانے کا جو طریقہ اختیار کیا ہوا ہے یہ تمہارے گلے میں مصیبت بن کر پڑے گا، اور آخرت کے عذاب کی شکل میں تم سے اس طرح چمٹ جائے گا کہ اس سے خلاصی ممکن نہیں ہوگی، تم ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں پڑے رہوگے۔[1]

## عبادت کو اپنا کمال نہ سمجھیں

اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو عبادت کریں اسے اپنا کمال نہ سمجھیں، بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور انعام سمجھیں، کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں، اللہ تعالیٰ ہمارے محتاج نہیں ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کے محتاج ہیں، اللہ تعالیٰ کو ہماری عبادت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

---

[1] آسان ترجمۂ قرآن بتصرف

www.sukkurvi.com

اللہ تعالیٰ ہمیں مذکورہ خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور محض اپنے فضل سے ہمیں "عباد الرحمٰن" میں شامل فرمائے۔

آمین ثمّ آمین وصلّی اللہ تعالیٰ علی خیر
خلقہٖ محمّد وآلہ واصحابہٖ اجمعین وعلی
کل من تبعھم باحسانٍ إلی یوم الدّین
وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین

[illegible]
۵ محرم الحرام ۱۴۳۵ھ
بروز پیر

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ
استاذ [illegible] جامعہ دارالعلوم کراچی

www.sukkurvi.com

مکتبۃ الاسلام کراچی

کی جدید مطبوعات

# مؤمن کی سات صفات

اس کتابچہ میں سورۃ المومنون کی ابتدائی ۱۱ر آیات میں مؤمن کی سات صفات پر فلاحِ دارین اور جنت الفردوس کی بشارت بیان کی گئی ہے۔

۱ نماز میں خشوع ۲ عفت وپاکدامنی ۳ لغو کاموں سے احتراز

۴ امانت ودیانت ۵ زکوۃ کی ادائیگی ۶ عہد وپیمان پورا کرنا

۷ نمازوں کی پابندی


حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

استاذ الحدیث ومفتی جامعہ دار العلوم کراچی


ملنے کا پتہ

مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا کراچی
0300-8245793

ادارۃ المعارف کراچی
احاطہ جامعہ دار العلوم کراچی
0300-2831960

www.sukkurvi.com

تمام مسلمان خواتین وحضرات کیلئے یکساں مفید

مکتبۃ الاسلام کراچی کی جدید مطبوعات

# ستّر والی اَحادیث

اس میں وہ احادیث طیبہ جمع کی گئی ہیں جن میں ستر، سات سو، سات ہزار یا ستر ہزار کا عدد ذکر کیا گیا ہے۔

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

استاذ الحدیث و مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ملنے کا پتہ

مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی، انڈسٹریل ایریا کراچی
0300-8245793

ادارۃ المعارف کراچی
احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی
0300-2831960

www.sdkurvi.com

اس کتابچہ میں سورۃ المؤمنون کی ابتدائی 11 آیات میں مذکور مومن کی سات صفات پر فلاحِ دارین اور جنت الفردوس کی بشارت بیان کی گئی ہے۔

# مومن کی سات صفات

1 نماز میں خشوع
2 لغو کاموں سے احتراز
3 زکوٰۃ کی ادائیگی
4 عفت و پاکدامنی
5 امانت و دیانت
6 عہد و پیمان پورا کرنا
7 نمازوں کی پابندی

ترتیب
حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.sukkurvi.com